سلسلۂ اشاعت ۵

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الكوثر)

اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر

عشرۂ ذوالحجہ اور قربانی کے مختصر فضائل ومسائل

مرتب : عبدالواحد انورؔ یوسفی

مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ
اسلامی کمپاؤنڈ، سونس
تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگیری ۴۱۵۷۲۷
فون: 02356/262555

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام علی سید المرسلین و من تبعهم باحسان الى يوم الدين ۔

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت ہی مہینوں کی تعداد اور اس میں سے چند کے فضائل و حرمت کی تعیین کر دی تھی جیسا کہ ارشاد ہے:

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ (لوح محفوظ) میں بارہ کی ہے اسی دن سے جب سے آسمان و زمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت و ادب کے ہیں۔ (التوبہ:۳۶)

اللہ تعالیٰ نے یہاں حرمت والے چار مہینوں کا تذکرہ تو کیا اور مہینوں کی تعیین نہیں فرمائی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر و تعیین فرما کر امت مسلمہ پر خصوصی فضل و کرم فرمایا کہ ان حرمت والے مہینوں میں مسلمان زیادہ سے زیادہ خیر اور بھلائی کے حصول کیلئے سعی کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین مہینے ذوالقعدہ و ذوالحجہ اور محرم تو پے در پے ہیں اور ایک رجب ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔ (بخاری بدء الخلق)

قرآن کریم اور صحیحین کی مذکورہ بالا ارشاد نبوی سے معلوم ہوا کہ ماہ ذوالحجہ بھی حرمت اور فضیلت والا مہینہ ہے۔

عشرۂ ذوالحجہ کی فضیلت: ماہ ذوالحجہ میں عشرۂ ذوالحجہ کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عشرۂ ذوالحجہ کی راتوں کی قسم کھائی ہے نیز نو ذوالحجہ یعنی یوم عرفہ اور دس ذوالحجہ یوم النحر و قربانی کی بھی قسم کھائی ہے جیسا کہ قرآن ناطق ہے:

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی ۔ (الفجر۱-۳)

سورۂ فجر کی ان ابتدائی تینوں آیتوں کی تفسیر میں ایک مرفوع روایت موجود ہے حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں اسے نقل کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔ جلد ۴، ص ۶۵۳ چونکہ حدیث مسند احمد کی ہے اس لئے میں اصل ماخذ سے نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک دس سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی راتیں ہیں اور

طاق سے مراد یوم عرفہ ہے اور جفت سے مراد نحر وقربانی کا دن ہے۔ (مسند احمد جلد ۵،ص ۹۸)

عشرۂ ذوالحجہ کی فضیلت میں محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں ارشاد نبوی نقل کیا ہے ایک مشہور حدیث پڑھیئے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو ذوالحجہ کے ان دس دنوں کی عبادت سے بڑھ کر کسی دوسرے ایام کی عبادت محبوب نہیں ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ تو آپ نے فرمایاہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ جہاد میں نکلا اور کوئی چیز واپس نہ لایا۔ (ابو داؤد باب فی صوم العشر)

یعنی جان و مال سب اللہ کی راہ میں قربان کردیا اور شہید ہوگیا اس سے پتہ چلا کہ شہید کے عمل شہادت اور مالی قربانی دینے کے سوا کوئی دوسرا عمل ان دس دنوں میں کیئے گئے نیک عمل کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ایک دوسری حدیث میں کثرت سے تہلیل وتکبیر اور تحمید بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں ان دس دنوں سے بڑھ کر کوئی فضیلت والے دن نہیں ہیں اور کوئی عمل بھی ان دنوں کے عمل سے بڑھ کر اور پسندیدہ نہیں ہیں اسلئے ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ تہلیل، تکبیر اور تحمید بیان کیا کرو۔ (مسند احمد جلد ۲،ص ۳۹۷-۵۲۶)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔ ان دس دنوں میں عبادت کا ثواب اس قدر بڑھا کر دینے کی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ اس میں کئی عبادتیں جیسے نماز، روزہ، صدقہ، خیرات اور حج جمع ہوجاتی ہیں۔

لہٰذا ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ عشرۂ ذوالحجہ میں خاص طور سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ فرض نمازوں اور دیگر نفلی نمازوں کا اہتمام کریں کیونکہ بندہ سب سے زیادہ قریب اپنے اللہ کے سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے اور اسی سجدہ کی وجہ سے اللہ پاک بلند درجات عطا فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام ان ایام کو غنیمت سمجھتے ہوئے بہت زیادہ نیک اعمال کرتے تھے عبادت ونوافل کا خوب خوب اہتمام کرتے۔ ساتھ ہی تکبیر وتحمید کا بھی ورد کرتے۔

ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما گھروں سے نکل کر گلی کوچوں اور بازاروں میں عشرۂ ذوالحجہ میں تکبیر پڑھا کرتے تھے اور بلند آواز سے انکی تکبیر سن کر دوسرے لوگ بھی تکبیر پڑھتے تھے۔ (بخاری باب فضل العمل فی ایام التشریق)

عیدین کے مواقع پر جو تکبیر پڑھی جاتی ہے وہ تہلیل، تکبیر اور تحمید کا مجموعہ ہے۔ عبداللہ ابن مسعودؓ سے تکبیر کے یہ الفاظ ملتے ہیں۔

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد (زاد المعاد محقق جلد ۱، ص ۴۴۹)

صومِ یوم عرفه: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزہ کے بدلہ میں اللہ تعالی ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ معاف فرمائیں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام)

اس حدیث سے عام حکم نکلتا ہے مگر جو حج کر رہے ہوں انہیں میدانِ عرفات میں روزہ رکھنا خلاف سنت ہے۔

ام فصل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ صحابہ کو شک گزرا کہ میدان عرفات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہیں یا نہیں بعض لوگوں نے کہا آپ روزہ سے ہیں بعض لوگوں نے کہا آپ روزہ سے نہیں ہیں تو میں نے آپ کی طرف دودھ سے بھرا پیالہ بھیجا جسے آپ نے اپنے اونٹ پر سواری کی حالت میں پی لیا۔ (بخاری کتاب الحج)

قربانی کی مشروعیت و فضیلت: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ (الحج-۳۷)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ (الکوثر-۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بے شک ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی (کرنا مشروع) ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی)

قربانی کی مشروعیت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نہایت پابندی سے قربانی کی ہے یہ عظیم قربت اور سنت مؤکدہ ہے۔ جس پر ہم مسلمانوں کو تعمیل و مداومت کی حتی المقدور کوشش

کرنی چاہیے۔

ترکِ قربانی پر وعید : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

جس کے پاس وسعت وطاقت ہواور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی ہرگز نہ آئے۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی)

آپ کے اس عتاب شدید سے ان لوگوں کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ جانا چاہئے جو شادی بیاہ اور اپنے رسم ورواج پر پانی کی طرح پیسہ بہاتے ہیں لیکن سال میں ایک بار جو عید الاضحیٰ آتی ہے تو قربانی کے لئے ایک بکرا خریدنے یا بڑے جانور میں حصہ دار بننے کی بھی انہیں توفیق نہیں ہوتی۔

قربانی کرنے والے کے لئے چند ہدایات نبوی :

(الف) بال وناخن کاٹنے سے اجتناب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جائے۔ (مسلم کتاب الاضاحی)

دوسری جگہ یہ الفاظ بھی ہیں۔

(قربانی کا ارادہ رکھنے والا) قربانی کر لینے تک اپنے بال اور ناخن ہرگز نہ کاٹے۔ (مسلم کتاب الاضاحی)

جو قربانی کا ارادہ نہ رکھتا یعنی عام مسلمانوں کے لئے بھی ایک ہدایت موجود ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کے دن بال اور ناخن وغیرہ کاٹ کر قربانی کا ثواب حاصل کریں مگر وہ روایت یعنی عبداللہ بن عمرو کی روایت جو ابوداؤد میں ہے اسے علامہ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے مگر حافظ عمران ایوب لاہوری حدیث ذکر کرنے کے بعد فقہ الحدیث میں لکھتے ہیں:

اگرچہ شیخ البانی نے اسی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔ فقہ الحدیث جلد ۲، ص ۴۷۴

(ب) جانور کا انتخاب : قربانی کے جانوروں کے کچھ اوصاف ہیں ان کا لحاظ کرتے ہوئے جانور کا انتخاب کرنا چاہئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا مینڈھا خرید کر لانے کا حکم فرمایا جو سینگوں والا ہو، جس کی ٹانگیں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں۔

دوسری حدیث ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی دیتے تو دو موٹے تازے سینگوں والے اور سیاہ وسفید رنگ والے دو مینڈھے خریدا کرتے تھے۔

حضرت امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو موٹا کرتے تھے اور مسلمان بھی (انہیں) موٹا کرتے تھے۔ (بخاری کتاب الاضاحی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دانت والے (یعنی جس کے دودھ کے دانت گر چکے ہوں) کے علاوہ کوئی جانور ذبح نہ کرو لیکن اگر اس کا ملنا مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا ایک سالہ جانور ذبح کر لو۔ (مسلم کتاب الاضاحی)

ان روایات کے پیش نظر موٹے خوبصورت اور مسنہ جانور ہی خریدنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر مطلوبہ اوصاف کے جانور نہ مل سکیں تو کم از کم وہ عیوب ونقائص سے پاک ہوں۔

(ج) عیوب و نقائص : حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قربانی والے جانوروں میں کن عیوب سے بچنا ضروری ہے تو آپ نے اپنے دست مبارک (کی انگلیوں) سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا چار عیوب سے لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو کانا کہ جس کا کانا پن ظاہر ہو، بیمار کہ جس کی بیماری نمایاں ہو اور لاغر وکمزور کہ جس کے جسم میں چربی اور ہڈی میں گودا نہ رہا ہوں۔ (دارمی کتاب الاضاحی)

اس کے علاوہ یہ ہدایت بھی موجود ہے کہ ہم آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں کہ کان اور سینگ کٹا ہوا نہ ہو۔

(د) قربانی کے جانور میں شراکت : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو قربانی کا وقت ہو گیا ہم اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے اور گائے میں سات۔ اگر استطاعت ہو تو پورے جانور کی قربانی اکیلے ہی کر ڈالے۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: بے شک رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر آل محمد کی طرف سے ایک گائے قربان کی۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی)

صحابہ کرام ایک بکری اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے جیسا کہ ایک سوال کے جواب میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عہد رسالت میں آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کیا کرتا تھا۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی)

(۵) ایام قربانی :

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کل ایام التشریق ذبح) تمام ایام تشریق قربانی کے دن ہیں۔ (فتح الباری ۱۰/۱۱)

قربانی کے اگرچہ چار دن ہیں مگر پہلے اور دوسرے دن کی فضیلت ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنوں میں سب سے عظیم دن یوم النحر یعنی عید کا پہلا دن ہے پھر یوم القر یعنی دوسرا دن ہے۔ (ابو داؤد)

ذبح کے آداب :

الف- چھری خوب تیز ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچائے۔ (ابوداؤد کتاب الضحایا)

(ب)- جانور کو قبلہ رو کرنا۔ ذبح کے وقت جانور کو قبلہ رو کر لینا مسنون ہے۔ بخاری شریف میں محل شاہد کے الفاظ یوں ہیں (ووجہا قبل القبلۃ) اور جانور کو قبلہ رو کھڑا کیا۔

(ج)- چھری چلانے سے پہلے دعا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے:

وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا واما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و ماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذالک امرت و انا اول المسلمین (ابو داؤد کتاب الضحاح)

پھر کہے: اللھم منک ولک عن فلاں بسم اللہ واللہ اکبر (حوالہ مذکور)

خود ذبح کریں: جو شخص عمدہ طریقے سے جانور ذبح کرسکتا ہو اس کے لئے مسنون ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اور دوسرے مواقع پر بھی اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کیا ہے۔(صحیحین)

قربانی کا گوشت: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے قربانی کے گوشت سے خود کھاؤ اور خود دار محتاجوں کو کھلاؤ اور سوالی کو بھی کھلاؤ۔(الحج-۳۶)

شروع اسلام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غرباء ومساکین کی کثرت اور قربانی کرنے والوں کی قلت کے سبب تین دن سے زیادہ گوشت کھانے اور رکھنے سے منع فرمایا تھا خوشحالی اور فراخی کا دور آیا تو آپ نے فرمایا (کلوا و ادخروا و تصدقوا) (مؤطا امام مالک) خود کھالو، ذخیرہ کرلو اور صدقہ کرو۔

قصاب کی اجرت اپنے پاس سے دیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں آپ کے اونٹوں کے پاس (بوقت ذبح) موجود رہوں اور ان کے گوشت چمڑے اور پالان صدقہ کردوں اور گوشت بنانے والے کو ان چیزوں سے (بطور اجرت) کچھ نہ دوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مزید کہا کہ ہم اسے اجرت اپنے پاس سے دیا کرتے تھے۔(بخاری مسلم ابوداؤ)

چمڑے اور گوشت سے کچھ نہ بیچیں۔
گوشت کی طرح قربانی کے جانوروں کی کھالیں وغیرہ بیچنا اوران کی قیمت کھانا منع ہے جیسا کہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حج کے موقع پر منی میں دی جانے والی اور عام قربانی کا گوشت مت بیچو بلکہ خود کھاؤ یا صدقہ کردو اور قربانی کے جانوروں کی کھالیں بھی مت بیچو (بلکہ وہ بھی صدقہ کردو یا پھر) اس سے خود فائدہ اٹھاؤ۔ (مسند احمد ۴/ ۱۵)

مقصد قربانی پر نظر رکھیں: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دلوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔(الحج-۳۷)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ سے سرفراز فرمائے۔ تقبل یارب العالمین۔